قیصر مصطفیٰ (سیالکوٹ)

# مرزا قادیانی اور اس کے چیلے

فارسی کی مشہور مثال ہے کہ دروغگو حافظہ نباشد کہ جھوٹے کا حافظہ نہیں ہوتا مرزا قادیانی کی زندگی اور اس کی تمام تصانیف تضادات کا ایسا مجموعہ ہیں کہ ان کتابوں کا مطالعہ کرنے والے کو خاصے صبر و ضبط سے کام لینا پڑتا ہے اور بقول مرزا قادیانی کہ

"جھوٹے کے کلام میں تناقض ہوتا ہے" (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۱۸)

مرزا قادیانی کی اپنی تحریریں جو کہ باہم متضاد ہیں ان کا تذکرہ ہم اپنے اگلے کسی مضمون میں کریں گے۔
آج ہم مرزا اور اس کے چیلوں کے چند باہمی تضاد بیان کر رہے ہیں اور چیلے بھی کوئی معمولی لوگ نہیں خود مرزا کے اپنے بیٹے ہیں۔ ہم پورے خلوص کے ساتھ تمام قادیانیوں کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں کہ یہ زندگی بار بار نہیں ملتی اس لئے مرزا قادیانی جیسے مخبوط الحواس انسان کے پیچھے چل کر اپنی عاقبت برباد نہ کرو۔

نمبر ۱ مرزا کے پاس ایک سرحدی آیا اور اس نے مرزا سے جو گفتگو کی بشیر الدین محمود جو مرزا کا بیٹا اور قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ تھا اس پٹھان کے انداز گفتگو پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ
"اس احمق کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ ایک شخص جو لاکھوں انسانوں کا پیشوا ہے اور ایک بڑی جماعت کا امام ہے بڑے بڑے لوگ جو اس کی غلامی میں ہیں اور اس کی جوتیاں اٹھانا فخر محسوس کرتے ہیں اس کے سامنے گفتگو کس طرح کرنی چاہیے۔" (حقیقت النبوۃ ص ۲۸۲)

بشیر الدین محمود کی عبارت کا مطلب ہے کہ دوران گفتگو ادب کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اب ہم مرزا کی سینکڑوں گالیوں بھری عبارات میں سے ایک بہت ہلکی عبارت لکھ رہے ہیں اور انصاف پسند لوگوں سے فیصلہ چاہتے ہیں۔ مرزا کے مخالفت علماء میں ایک مولانا محمد حسین بٹالوی بھی تھے ان کے بارے میں مرزا کی خوش بیانی ملاحظہ فرمائیں۔

"میں دیکھتا ہوں کہ میاں بٹالوی کی جڑ میں جھوٹ رچا ہوا ہے اور تکبر کی پلید سرشت نے اور بھی اس جھوٹ کو زہریلا مادہ بنا دیا ہے اس لئے ایک زور کے ساتھ دروغگوئی کی نجاست ان کے منہ سے بہہ رہی ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹)

قادیانیو! اگر اس قسم کی عبارت مرزا کے بارے میں لکھی جائے تو وہ آداب گفتگو کے منافی تو نہ ہوگی؟
قارئین کرام مرزا قادیانی کی غیر مہذب گفتگو خود مرزا کے لئے بھی رسوائی کا سبب بنی چنانچہ ڈپٹی کمشنر

کی عدالت میں مرزا کو کہنا پڑا کہ

"ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کر لیا ہے کہ ہم آئندہ سخت الفاظ سے کام نہ لیں گے" (کتاب البریہ ص ۱۳)

نمبر ۲۔ مرزا نے اپنی تصدیق میں ایک بہت بڑے زلزلے کی پیش گوئی کی اور لکھا کہ "زلزلہ کی وہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۹۷)

مرزا کی دوسری پیشگوئیوں کی طرح یہ بھی جب جھوٹی ثابت ہوئی تو مرزا کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے نے لکھا کہ

"زلزلہ کی پیشگوئی سے مراد دوسری جنگ عظیم ہے" (دعوۃ الامیر مصنفہ بشیر الدین محمود ص ۲۳۱)

باپ کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی میری تصدیق میری زندگی میں میرے ہی ملک میں میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی اور بیٹا کہتا ہے اس سے مراد جنگ عظیم دوم ہے جو نہ ہی مرزا کی زندگی میں ہوئی نہ ہی مرزا کی تصدیق میں ہوئی نہ ہی مرزا کے فائدے کے لئے ہوئی اور نہ ہی صرف مرزا کے ملک میں ہوئی۔

نمبر ۳۔ مرزا نے لکھا ہے کہ

"نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ کسی مراقی عورت کا وہم ہے" (کتاب البریہ ص ۲۳۹)

اور بیٹا لکھتا ہے کہ

"پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اس عقیدہ پر فوت ہوئے" (حقیقت النبوۃ ج ۱ ص ۱۴۷)

مراق کی بیماری جو اطباء کے نزدیک مالیخولیا کی ایک قسم ہے پچھلی صدیوں کے سب مسلمانوں کو تو لاحق نہ تھی معاذاللہ

لیکن اللہ رب العزت نے مرزا کو اس بیماری میں مبتلا کر دیا تھا اور خود دنیا ہی میں مرزا کی زبان سے اعتراف بھی کروا دیا۔ چنانچہ مرزا کا دوسرا بیٹا بشیر احمد کہتا ہے کہ

"کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا کہ مجھے ہسٹریا ہے اور بعض اوقات آپ مذاق بھی فرمایا کرتے تھے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۵)

ہم نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ چند نمونے پیش کئے ہیں اللہ کرے یہ کسی کی اصلاح کا سبب بن جائیں۔ گفتگو کو سمیٹتے ہوئے ہم اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان کرتے ہیں جو قارئین کے لئے

دلچسپی کا باعث ہوگا۔ کافی عرصہ کی بات ہے کہ میرے ایک عزیز دوست جناب امجد صاحب جو جماعت احرار پاکستان کے سرگرم رکن ہیں اور دوسرے حاجی بشیر صاحب انہوں نے قادیانیوں سے گفتگو کے لئے وقت طے کیا چنانچہ میں اپنے ان دونوں دوستوں سمیت ان کی عبادت گاہ پر پہنچا (جو کبوتروں والی عبادت گاہ کہلاتی ہے اور ہمارے شہر میں قادیانیوں کا مرکز ہے) وہاں پر ان کے تین مربی بیٹھے ہوئے تھے جن میں ایک کا نام نصیر احمد تھا دوسرے دونوں کے نام یاد نہیں رہے ان سے گفتگو شروع ہوئی تو میں نے ان سے کہا کہ جو کچھ تم مرزا کو مانتے ہو وہ بیان کرو اس کے جواب میں ایک مربی نے اکتا دینے والی گفتگو کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ جس مسیح کے آنے کا وعدہ ہے وہ مرزا قادیانی کے روپ میں آچکا ہے میں نے پوچھا اب اور تو کوئی نہیں آئے گا۔ کہنے لگا بالکل کوئی نہیں آئے گا۔ میں نے کہا کہ تمہیں شک بھی نہیں کہ شاید کوئی اور بھی آجائے۔ کہنے لگا مجھے قطعی طور پر کوئی شک نہیں تو میں نے کہا کہ تمہیں کوئی شک نہیں لیکن تمہارے مرزا قادیانی کو شک ہے کہ شاید کوئی اور بھی آجائے اس پر اس کا رنگ فق ہو گیا کہنے لگا کہ ثبوت پیش کرو۔ میں نے اپنے گھر سے مرزا کی کتاب ازالہ اوہام منگوائی اور اس کا حوالہ پڑھا مرزا لکھتا ہے کہ:

"بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا" (ازالہ اوہام ج ا ص ۲۰۰)

پھر ان بے چارے مربیوں کی حالت دیکھنے والی تھی انہوں نے بہت کوشش کی کہ تاویلوں کا سہارا لے کر اس حوالے سے جان چھڑا لیں لیکن میں نے پھر ان کو باہر نہیں جانے دیا اور بار بار زور دے کر کہتا رہا کہ تمہیں کوئی شک نہیں تو پھر تمہارے گرو کو کیوں شک ہے۔ میں کہتا ہوں جہاں شک آجائے وہاں ایمان نہیں رہتا تو مرزا کی جھوٹی نبوت کیسے قائم رہ سکتی ہے آخر تنگ آ کر کہنے لگے کہ تم مرزا کی صدقت پر حلف اٹھاتے ہیں آپ اس کے جھوٹے ہونے پر حلف اٹھائیں اگرچہ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے پر کوئی حلف نہ بھی اٹھائے وہ تب بھی جھوٹا ہے بہرحال ہم حلف اٹھا کر واپس لوٹ آئے یہ تھی ہماری گفتگو کی مختصر روداد جو ہم نے بیان کر دی اور ثابت کر دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے چیلے باہم بھی متضاد ہیں۔

گرو جنہاں دے ٹپنے تے چیلے جان چھڑپ